# ڈیبٹ کارڈ ، چارج کارڈ اور کریڈٹ کارڈ کے شرعی احکام

ہمارے محترم قاری جناب الیاس شاکر صاحب نے دریافت کیا ہے کہ مختلف کریڈٹ کارڈز جو مختلف بنک اور مالیاتی کمپنیاں جاری کررہی ہیں ان کا شرعی حکم کیا ہے؟ جیسے ڈیبٹ کریڈٹ کارڈ اینڈ چارج کارڈز۔

جناب الیاس شاکر صاحب ، مندرجہ بالا اقسام کے مختلف کارڈز کے بارے میں اگرچہ ہم اپنی کتاب کریڈٹ کارڈ کی تاریخ ، تعارف اور شرعی حیثیت میں تفصیلات بیان کر چکے ہیں تاہم یہاں ان کارڈ کے مختصر تعارف کے ساتھ ان کی شرعی حیثیت سے متعلق چند باتیں پیش خدمت ہیں۔

ا۔ڈیبٹ کریڈٹ اینڈ چارج کارڈ جو مختلف ادارے یا کمپنیاں جاری کرتی ہیں تاکہ ان کے ذریعہ لوگ اپنی رقوم بنکوں سے نکال سکیں یا قرض وغیرہ لے سکیں یا اپنی خریداریوں اور حاصل کردہ سروسز کی اجرتوں کی ادائیگی کرسکیں۔تو تین مختلف قسم کے کارڈ ان مقاصد کے لئے جاری کئے جاتے ہیں:

ا۔ڈیبٹ کارڈ ۲۔ چارج کارڈ ۳۔کریڈٹ کارڈ

ان کارڈز کی بعض خوبیاں ایسی ہیں جو ان تمام کارڈز میں مشترک ہیں اور بعض ایسی ہیں جن میں یہ ایک دوسرے سے منفرد ہیں۔مثلاً ڈیبٹ کارڈ کی حسب ذیل خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔

(الف) یہ کارڈ ایسے شخص کو جاری کیا جاتا ہے جس کا (کہیں کسی بینک میں) اکاؤنٹ ہو اور اس کے اکاؤنٹ میں اس کی رقم موجودہ ہو۔

(ب) اس کارڈ کے ذریعہ کارڈ ہولڈر اپنی رقم اپنے اکاؤنٹ سے نکلوا سکتا ہے۔یا اکاؤنٹ میں موجود بیلنس کے مطابق خریداری کی ادائیگیوں یا سروسز کی ادائیگیوں میں یہ کارڈ کام آسکتا ہے۔چنانچہ اس کارڈ کے ذریعہ خریداریوں یا سروسز کے حصول کی صورت میں فوری طور پر کارڈ ہولڈر کے اکاؤنٹ

☆اقالہ: خرید وفروخت کے معاملہ کو ختم کرنا اقالہ کہلاتا ہے☆

سے مطلوبہ رقم منہا ہو جاتی ہے۔اور اس کے ذریعہ کریڈٹ کی سہولت حاصل نہیں ہوتی۔

(ج) عموما اس کارڈ کے استعمال کرنے والے کو کوئی فیس وغیرہ کارڈ جاری کرنے والی کمپنی کو ادا نہیں کرنا ہوتی ہاں البتہ نقد کرنسی نکلوانے کی صورت میں یا کسی دوسرے ملک کی کرنسی کارڈ جاری کرنے والے ادارہ کے علاوہ کسی دوسرے ادارہ کے ذریعہ خریدنے کی صورت میں کچھ چارجز دینا ہوتے ہیں۔

(د) یہ کارڈ فیس یا بغیر کسی فیس کے جاری کیا جاتا ہے۔

(ھ) کارڈ جاری کرنے والے بعض ادارے، کارڈ قبول کرنے والے شورومز یا دکانداروں سے کارڈ پر فروخت کئے جانے والے سامان کی کل قیمت پر کچھ فیصد کمیشن وصول کرتے ہیں۔

## ڈیبٹ کارڈ کا شرعی حکم

ڈیبٹ کارڈ کا اجراء جائز ہے' جبکہ کارڈ ہولڈر اس بات کا پابند ہو کہ وہ اپنے اکاؤنٹ سے مدتِ مقررہ کے اندر اندر ادائیگی کرے گا۔اور کسی قسم کا سودی لین دین اس کارڈ کے ذریعہ نہیں ہوگا۔ڈیبٹ کارڈ کا اجراء ان شرائط کے مطابق جائز ہوگا جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں، کیونکہ اس صورت میں اس کارڈ کے اجراء پر کوئی شرعی ممانعت نہیں۔اور اس کے جواز کی اساس یہ اصول ہے (الاصل فی الاشیاء الاباحۃ) کہ معاملات میں اصلا اباحت ہے۔

## ۲۔چارج کارڈ:

اس کارڈ کی خوبیاں حسب ذیل ہیں۔

(الف) یہ کارڈ ایک خاص مدت اور ایک محدود حد(certain celling) تک کریڈٹ کی سہولت فراہم کرتا ہے۔

(ب) یہ کارڈ سامان کی خریداری اور سروسز کے حصول کی صورت میں ادائیگیوں کے کام آتا ہے۔اور اس سے نقد کرنسی بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔

☆ بیع من یزید: بولی کی بیع (یعنی جو زیادہ قیمت لگائے گا) اسی کو شے فروخت کی جائے گی ☆

(ج) فی الحال اس کارڈ کے ذریعہ کریڈٹ کی مروجہ تمام تر سہولتیں حاصل نہیں ہیں۔ کیونکہ اس کارڈ کے ذریعہ خریدی گئی اشیاء کے بل موصول ہونے کے بعد کارڈ جاری کرنے والا ادارہ یہ بل کارڈ ہولڈر کو بھجواتا ہے اور اسے محدود مدت کے اندر اندر ادائیگی کرنا لازم ہوتی ہے۔

(د) کارڈ ہولڈر اگر مدت معینہ کے اندر اندر ادائیگی نہیں کرتا تو اس پر اضافی فوائد (سود) کا اطلاق ہوتا ہے۔ اداروں پر نہیں ہوتا۔

(ھ) کارڈ جاری کرنے والا ادارہ کارڈ ہولڈرز اس کی خریداریوں یا سروسز حاصل کرنے پر کوئی کمیشن نہیں لیتا لیکن وہ کارڈ قبول کرنے والے دکانداروں یا اداروں سے ایک مقررہ کمیشن وصول کرتا ہے۔

(و) کارڈ جاری کرنے والا ادارہ مقررہ حد (LImited ceiling) کے اندر کی گئی خریداریوں اور حد سے زیادہ (طے شدہ) کی گئی خریداریوں یا مہیا کی گئی خدمات کی اجرتوں کی ادائیگی کی ذمہ داری قبول کرتا ہے۔ مگر یہ معاملہ شخصی اور براہ راست ہوتا ہے۔ اور اس کا تعلق کارڈ قبول کرنے والے ادارہ اور کارڈ ہولڈر کے تعلقات سے ہٹ کر ہوتا ہے۔

(ز) کارڈ جاری کرنے والے ادارہ کو' کارڈ ہولڈر سے پہلے' ذاتی طور پر اور براہ راست اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ اس کی جانب سے ادا کی جانے والی رقوم واپس لے سکتا ہے۔ اور یہ حق اسے تنہا اور مستقل طور پر حاصل رہتا ہے۔ اور یہ اس تعلق سے بالکل ہٹ کر ہے جو کارڈ ہولڈر اور کارڈ قبول کرنے والے کے مابین ایک معاہدہ میں مذکور ہوتا ہے۔

## چارج کارڈ کا شرعی حکم

اس کارڈ کا اجراء ان شرائط کے ساتھ جائز ہوگا جو ہم نے تعارف میں بیان کردی ہیں، کیونکہ اس طرح کوئی امر شرعاً مانع نہیں اور کارڈ ہولڈر کو کریڈٹ کی کوئی ایسی سہولت اس میں حاصل نہیں ہوتی جس سے سودی معاملہ بنے۔ اور حرمت اس وقت آتی ہے جب عقد میں ایسی شرائط ہوں یا کارڈ ہولڈر اس کا استعمال اس طرح کرے کہ جو شریعت نے مقرر نہیں کیا ہے۔

چارج کارڈ درج ذیل شرائط کے ساتھ جاری کیا جاسکتا ہے۔

(الف) اگر کارڈ ہولڈر پر یہ پابندی نہ ہو کہ مدت مقررہ کے اندر عدم ادائیگی کی صورت میں اس سے

☆ بیع بالقاء الحجر: بائع یا مشتری کہے اگر میں نے مبیع پر پتھر پھینک دیا تو ہم میں (ہمارے درمیان) بیع ہوگی۔

سود وصول کیا جائے گا۔

ب۔جب کوئی کارڈ جاری کرنے والا ادارہ کارڈ ہولڈر سے نقد ضمانت جمع کرانے کو کہے اور کارڈ ہولڈر کو اس زر ضمانت میں تصرف کا کوئی حق نہ ہو تو یہ رقم ادارہ کی جانب سے کسی ایسی جگہ انوسٹ کی جائے گی جہاں مضاربت کی بنیاد پر سرمایہ کاری ہو سکے۔اس رقم سے حاصل ہونے والا منافع کارڈ ہولڈر اور کارڈ جاری کرنے والے ادارہ کے مابین ایک طے شدہ نسبت سے تقسیم کی جائے گا۔

ج۔مالی ادارہ کو چاہئے کہ وہ کارڈ ہولڈر کو اس بات کا پابند بنائے کہ وہ اس کارڈ کے ذریعہ کوئی بھی غیر شرعی لین دین نہیں کرے گا۔اور ایسا کرنے کی صورت میں کارڈ اس سے واپس لے لیا جائے گا۔

## ۳۔کریڈٹ کارڈ

اس کارڈ کی حسب ذیل خوبیاں ہیں۔

(الف) یہ کارڈ محدود حد ادائیگی کے لئے جاری ہوتا ہے جس کی تجدید ہوتی رہتی ہے۔اور اس کا تعین جاری کرنے والا ادارہ کرتا ہے۔یہ ادائیگی کا ایک مؤثر وسیلہ بھی ہے۔

(ب) اس کے ذریعہ کارڈ ہولڈر سامان اور سروسز کی ادھار پر ادائیگی کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔اور مقررہ مالی حد کے اندر رہتے ہوئے نقد کرنسی بھی حاصل کرسکتا ہے۔

(ج) کارڈ ہولڈر' اپنی تمام خریداریوں اور سروسز کے واجبات کی ادائیگی ایک مقررہ مدت کے اندر کرنے کا پابند ہے اس مدت میں ادائیگیاں کرتے رہنے کی صورت میں اس سے کوئی اضافی رقم (سود) وصول نہیں کی جاتی۔ہاں البتہ اس میں کرنسی حاصل کرنے کی صورت میں فوری ادائیگی لازمی ہوتی ہے اور مدت کی رعایت نہیں دی جاتی۔تاہم مدت مقررہ گزر جانے کے بعد ادائیگی کی صورت میں سود ادا کرنا ہوتا ہے۔

(د) اس کارڈ کے حوالہ سے دیگر شرائط (وہی ہیں جو چارج کارڈ میں مذکور ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں۔

(ہ) کارڈ جاری کرنے والا ادارہ کارڈ ہولڈرز اس کی خریداریوں یا سروسز حاصل کرنے پر کوئی کمیشن نہیں لیتا لیکن وہ کارڈ قبول کرنے والے دکانداروں یا اداروں سے ایک مقررہ کمیشن وصول کرتا ہے۔

(و) کارڈ جاری کرنے والا ادارہ مقررہ حد (LImited ceiling) کے اندر کی گئی خریداریوں اور

حد سے زیادہ (طے شدہ) کی گئی خریداریوں یا مہیا کی گئی خدمات کی اجرتوں کی ادائیگی کی ذمہ داری قبول کرتا ہے۔مگر یہ معاملہ شخصی اور براہ راست ہوتا ہے۔اور اس کا تعلق کارڈ قبول کرنے والے ادارہ اور کارڈ ہولڈر کے تعلقات سے ہٹ کر ہوتا ہے۔

(ز) کارڈ جاری کرنے والے ادارہ کو' کارڈ ہولڈر سے پہلے' ذاتی طور پر اور براہ راست اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ اس کی جانب سے ادا کی جانے والی رقوم واپس لے سکتا ہے۔اور یہ حق اسے تنہا اور مستقل طور پر حاصل رہتا ہے۔اور یہ اس تعلق سے بالکل ہٹ کر ہے جو کارڈ ہولڈر اور کارڈ قبول کرنے والے کے مابین ایک معاہدہ میں مذکور ہوتا ہے۔

## کریڈٹ کارڈ کا شرعی حکم:

بعض شرعی موانع کے سبب یہ کارڈ جاری نہیں ہوگا ان موانع میں سے ایک یہ ہے کہ اس کارڈ کے لیے جو ایگریمنٹ (معاہدہ) ہوتا ہے وہ کارڈ ہولڈر کو مختلف اوقات میں سودی قرض کے حصول میں مدد دیتا ہے اور سود کا لین دین حرام ہے چنانچہ سود کی حرمت پر قرآن وسنت میں صریح نص موجود ہے اور اجماع امت بھی کہ جس سے اس کی قطعی حرمت ثابت ہوتی ہے۔سود کی حرمت دین کے ان امور میں سے ایک ہے جن کا جاننا ضروری ہے۔ہاں البتہ اگر کوئی ایسا کریڈٹ کارڈ جاری ہو جو سود اور دیگر حرام معاملات سے پاک ہو تو اس کا اجراء جائز ہوگا۔

مالی اداروں کو ایسے کارڈ جاری کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے اور نہ یہ ان کے لیے جائز ہے کہ وہ ایسے کارڈ جاری کریں جن پر کارڈ ہولڈر کو اپنی خریداری کی اقساط میں ادائیگی پر سودا کرنا پڑے۔

مندرجہ بالا کارڈز کے سلسلہ میں چند عام احکام حسب ذیل ہیں۔

(الف) کارڈ جاری کرنے والے اداروں سے مالی اداروں کا الحاق۔

ا۔مالی اداروں کے لیے ایسے بین الاقوامی اداروں کا ممبر بننا جائز ہے جو کارڈ جاری کرتے ہیں

☆توکیل: جس تصرف کا خود مالک ہے غیر کو اس تصرف میں اپنے قائم مقام کردینا☆

۔بشرطیکہ ان شرائط سے اجتناب کیا جائے جو ایسے مالی ادارے عائد کرتے ہیں اور وہ شرائط غیر شرعی ہوتی ہیں۔

ب۔کارڈ جاری کرنے والی کمپنیوں کو ادارے ممبر شپ فیس یا سروس چارجز دے سکتے ہیں بشرطیکہ ان میں کوئی بالواسطہ یا بلا واسطہ سودی ادائیگیاں نہ ہوں۔جیسے مثلاً سروس چارجز میں اضافہ کرنا تا کہ سود کی جو جائز رقم ہے اسے کور (Cover) کیا جا سکے۔

کارڈ جاری کرنے والوں کا وہ کمیشن جو وہ کارڈ قبول کرنے والے تاجروں سے لیں گے۔

☆ کارڈ قبول کرنے والے تاجروں/اداروں سے کارڈ جاری کرنے والے ادارے اس مال یا خدمت پر کمیشن لے سکتے ہیں جو انہوں نے کارڈ ہولڈر کو فراہم کی۔

☆ کارڈ ہولڈر سے کارڈ جاری کرنے والے کا فیس وصول کرنا۔

کارڈ جاری کرنے والے کارڈ ہولڈر سے ممبر شپ فیس ،ممبر شپ کی تجدید کی فیس اور متبادل کارڈ جاری کرنے کی فیس لے سکتے ہیں۔

☆ کارڈ کے ذریعے سونا چاندی خریدنا یا نقد رقم حاصل کرنا۔

ڈیبٹ کارڈ کے ذریعہ سونا چاندی یا نقدی حاصل کرنا جائز ہے۔چارج کارڈ کے ذریعہ بھی یہ لین دین ہو سکتا ہے جبکہ کارڈ جاری کرنے والے ادارے کارڈ قبول کرنے والے ادارے کو ادائیگی بلا تاخیر کردیں۔

☆ کارڈ کے ذریعہ نقد کرنسی حاصل کرنا۔

ا۔کارڈ ہولڈر (کارڈ جاری کرنے والے ادارے کی رضا مندی سے ) کارڈ کے ذریعہ نقد کرنسی حاصل کرسکتا ہے اگرچہ یہ رقم اس کے اکاؤنٹ میں جمع شدہ رقم سے کم ہو یا زیادہ۔تاہم اس میں کسی قسم کا سودی لین دین نہیں کیا جا سکتا۔

ب۔کارڈ جاری کرنے والا ادارہ ،کارڈ ہولڈر سے ،کارڈ کے ذریعہ نکلوائی گئی رقوم پر ایک فیس چارج کرسکتا ہے جو کہ رقم مہیا کرنے کی خدمت کے طور پر لی جائے گی مگر یہ فیس مہیا کی گئی رقم کی مقدار کے تناسب سے طے نہیں کی جائے گی۔

☆ کارڈ جاری کرنے والے ادارے کی جانب سے پیش کردہ سہولتیں۔

(ا)۔کارڈ جاری کرنے والے ادارے ،کارڈ ہولڈرز کو ایسی سہولتیں مہیا نہیں کر سکتے جو شرعاً جائز نہ

☆ حجر: بچپن یا غلامی یا جنون کی وجہ سے قولی تصرف سے منع کرنا ☆

ہوں جیسے عام لائف انشورنس، غیر شرعی بلکہ شرعاً ممنوع مقامات میں داخلہ یا حرام قسم کے تحائف۔

ب۔کارڈ ہولڈر کو ایسی سہولتیں فراہم کی جاسکتی ہیں جو شریعت نے حرام قرار نہ دی ہوں، جیسے مثلاً کارڈ ہولڈر کو سروسز کی فراہمی میں ترجیح، ہوٹل بکنگ اور ائر لائن کے ٹکٹس میں رعایت یا کھانے کے ہوٹلوں (ریسٹورنٹس) میں رعایت وغیرہ۔

☆۔بین الاقوامی سطح پر کارڈ جاری کرنے والے اداروں سے الحاق جائز ہے کیونکہ ان کے ساتھ ہونے والے معاہدات خلافِ شریعت امور سے خالی ہیں، اور جو کچھ فیس یا ممبر شپ وغیرہ ان اداروں کو دی جاتی ہے تو وہ ان کی اجرت ہے یا بدل خدمات ہے۔چونکہ یہ ادارے کارڈ جاری کرنے والوں کو لائسنس جاری کرتے ہیں اور پھر ان کارڈز کے ذریعے ہونے والی ٹرانزیکشنز کا نظام قائم رکھتے ہیں تو ان ٹرانزیکشنز میں کہیں بھی سودی قرض کا معاملہ نہیں ہوتا۔واضح رہے کہ ان بین الاقوامی کارڈ جاری کرنے والے اداروں کے ساتھ لین دین، ڈیبٹ اور چارج کارڈ میں ہوتا ہے اور ان میں کوئی سودی معاملہ نہیں ہوتا۔تاہم ایسے کریڈٹ کارڈ کا معاملہ ان سے مختلف ہے جن میں سودی معاملات شامل ہوتے ہیں۔

☆۔کارڈ جاری کرنے والے اداروں کے لیے کارڈ قبول کرنے والے کاروباری لوگوں اور تاجروں سے مال کی خریداری اور سروسز پر جزوی کمیشن لینا جائز ہے کیونکہ اس کی شرعی حیثیت دلال کی سی ہے اور یہ دین کی وصولی کرنے والے کی طرح ہیں، جنہیں ان کی خدمت کا معاوضہ دیا جاسکتا ہے۔

☆۔کارڈ جاری کرنے والے ادارے کارڈ ہولڈر سے ممبر شپ فیس، کارڈ تجدید کروانے کی فیس یا متبادل کارڈ جاری کرنے کی فیس لے سکتے ہیں کیونکہ یہ فیس کارڈ ہولڈر کو کارڈ سے حاصل ہونے والی سہولت اور کارڈ سے اٹھائے جانے والے فائدے کے مقابل ہے۔

☆۔کارڈ کے ذریعے کی گئی خریداری سے حکمی قبضہ ثابت ہو جاتا ہے۔چنانچہ جب خریدار سونا

☆خیارِ شرط: کسی چیز کو خریدتے وقت لینے یا نہ لینے کا اختیار رکھنا☆

،چاندی ،کرنسی وغیرہ لینے کے لیے کارڈ استعمال کرتا ہےاور کارڈ قبول کرنے والے تاجر یا ادارہ کوخریداری کا کوپن دستخط کر کے دے دیتا ہےتو گویا تاجر نے اپنے مال کے مقابل رقم کا قبضہ حکما حاصل کر لیا۔جیسا کہ مجمع الفقہ الاسلامی کی قرارداد میں مذکور ہے کہ حسابات میں رقم کا اندراج حکمی قبضہ کو ثابت کرتا ہے چنانچہ اس سے وہ شرعی شرط پوری ہو جاتی ہےاور کارڈ کے ذریعے سونا چاندی اور کرنسی کا حصول حکمی قبضہ کےتحت جائز قرار پاتا ہے۔

☆۔کارڈ ہولڈر کے لیے اپنے اکاؤنٹ سے رقم نکلوانا جائز ہے،کیونکہ وہ اپنے ہی مال سے لے رہا ہےاور وہ کارڈ جاری کرنے والےادارے سے اپنی جمع شدہ رقم سے زائد بھی کارڈ کے ذریعہ نکلوا سکتا ہے،جبکہ وہ ادارہ اسے اس بات کی اجازت دیتا ہو،اور ایسا کرنے پر سود بھی نہ لگا تا ہو،کیونکہ جمع شدہ رقم سے زیادہ لینا (بغیر سود کے ) گویا ایسا قرض ہےجس کی شریعت نے اجازت دی ہے۔

☆۔کارڈ جاری کرنے والے ادارہ نے اگر شرط لگائی ہو کہ وہ اس کے پاس رقم جمع کرائے تو جبھی کارڈ استعمال کر سکتا ہے۔ایسی صورت میں ادارہ اس شخص کو اس رقم کی سرمایہ کاری سے نہیں روک سکتا جو اس نے اکاؤنٹ میں جمع کر رکھی ہے کیونکہ پھر یہ ( کارڈ جاری کرنے والے ادارہ کے ذمہ ) ایسا قرض ہو جائے گا کہ جس پر یہ حکم صادق آتا ہے کہ 'ہر وہ قرض جو منفعت لانے والا ہو حرام ہے' چنانچہ اس کا متبادل یہ ہے کہ اس ( کارڈ ہولڈر ) کی رقم مضاربت کی بنیاد پر رکھی جائے۔

**کریڈٹ کارڈ** کی تاریخ، تعارف ، شرعی حیثیت

قیمت: صرف چالیس روپے ۔ ہر اچھے مکتبہ پر دستیاب ہے۔

ناشر: اسکالرز اکیڈمی پوسٹ بکس نمبر 17777 گلشن اقبال کراچی